سوال

کچھ اسباب کی بنا پر میرے والد صاحب میری والدہ کی ابھی تک مہر ادا نہیں کرسکے، اوراب والد صاحب کوئی کام کاج بھی نہیں کرتے کیونکہ ریٹائر ہوچکے ہیں، توکیا میں اپنے والد صاحب کو کچھ رقم دے سکتا ہوں تاکہ وہ میری والدہ کو مہر ادا کردیں ؟

جواب

الحمد للہ

پہلی بات تویہ ہے کہ مہر بیوی کااپنے خاوند پر حق ہے جب خاوند بیوی کےلیے مہر مقرر کردے اورپھر وہ مہر ادا کرنے پر قادر نہ ہو تووہ باقی قرض کی طرح خاوند کے ذمہ قرض شمار ہوگا، لیکن اگر بیوی اپنی مرضی سے خاوند کو مہر معاف کردیتی ہے توپھر خاوند بری الذمہ ہوجائیگا، کیونکہ یہ عورت کا حق تھا اوراس نے اپنا حق ساقط کردیا ہے

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اورتم عورتوں کوان کے مہر خوشدلی سے ادا کرو، پھر اگر وہ اس میں سے کوئی چیز تمہارے لیے چھوڑنے پر دل سے خوش ہوجائیں تواسے کھالو، اس حال میں کہ مزے دار خوشگوار ہے النساء (4).

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"جب عورت مہرلینے کے بعد خاوند کواپنا سارا یا مہر کا کچھ حصہ معاف کردے تواس کےلیےاپنے مال میں ایسا کرنا جائزاور صحیح ہے، ہمارے علم کے مطابق تواس میں کوئی اختلاف نہیں ہے

کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

الا یہ کہ وہ اسے معاف کردیں .

یعنی بیویاں معاف کردیں

اوراللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

پھر اگر وہ اس میں سے کوئی چیز تمہارے لیے چھوڑنے پر دل سے خوش ہوجائیں تواسے کھالو، اس حال میں کہ مزے دار خوشگوار ہے النساء (4).... انتہی

ماخوذ از : المغنی ابن قدامہ (196/7).

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا :

کیا مہر قرض شمار ہوتا جس کی ادائیگی کرنا واجب ہے یا قرض شمار نہیں ہوتا ؟

کمیٹی کے علماء کرام کا جواب تھا :

" بیوی کے لیے جو مہر مقرر کیا گیا ہے وہ رخصتی و دخول یا وفات کی صورت میں مکمل ادا کرنا واجب ہے، اور اگر دخول و رخصتی سے قبل عورت کو طلاق دی جائے تو مہر مقررہ کا نصف عورت کو دیا جائیگا

دونوں حالتوں میں ہی عورت کے لیے جو مہر واجب ہے وہ خاوند کے ذمہ قرض ہے اس کی ادائیگی واجب ہے، الا یہ کہ عورت اپنی رضامندی و خوشی سے سارا یا مہر کا کچھ حصہ معاف کر دے تو یہ ساقط ہو جائیگا

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

اور اگر تم انہیں چھونے (دخول و رخصتی) سے پہلے طلاق دے دو اور تم ان کا مہر مقرر کر چکے ہو تو مقررہ مہر کا نصف انہیں دیا جائیگا، الا یہ کہ وہ عورتیں اسے معاف کر دیں، یا پھر وہ جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے وہ معاف کر دے، اور تم معاف کر دو تو یہ تقوی کے زیادہ قریب ہے، اور تم آپس میں احسان کرنا نہ بھولو، اور بے شک اللہ اس کو جو تم کر رہے خوب دیکھنے والا ہے البقرۃ (237).

اور ایک مقام پر فرمان باری تعالی اس طرح ہے :

اور تم عورتوں کو ان کے مہر خوشدلی سے ادا کرو، پھر اگر وہ اس میں سے کوئی چیز تمہارے لیے چھوڑنے پر دل سے خوش ہو جائیں تو اسے کھا لو، اس حال میں کہ مزے دار خوشگوار ہے النساء (4). انتہی

مستقل فتوی اور علمی ریسرچ کمیٹی

الشیخ عبد الرزاق عفیفی

الشیخ عبد اللہ بن عبد الرحمن بن غدیان

الشیخ عبد اللہ بن سلیمان بن منیع

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (57/19).

دوسری بات یہ ہے کہ :

بیٹے کے لیے اپنے باپ کا قرض ادا کرنا جائز ہے، چاہے وہ مہر ہو یا قرض چاہے والد کام کاج سے عاجز ہو یا غیر عاجز لیکن اگر عاجز ہو تو پھر اس حالت میں بیٹی کے اس کا قرض زکاۃ سے بھی ادا کرنا جائز ہو گا

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (39175) کے جواب کا مطالعہ کریں

واللہ اعلم

اسلام سوال وجواب

171053